تعلیم وتعلّم

ڈاکٹر عبدالکبیر محسن☆

عربی زبان کی تعلیم کیلئے ایک تدریسی خاکہ

مشہور انگریز دانشور اور مترجم قرآن مارما ڈیوك پِکھتال جنھوں نے سالہا سال عرب ممالک کی سیاحت کرکے اسلام اور مسلمانوں کو سمجھا اور پھر اسلام قبول کرکے اس کی قابل قدر خدمت کی، اپنے مقالات میں لکھتے ہیں کہ انگریزی زبان کے قواعد کی مثال عربی زبان کی وسعت کے مقابلے میں ایسی ہے گویا انگریزی کے قواعد کا وجود ہی نہ ہو۔ عربی جیسی اعلیٰ زبان جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام، اپنے نبی آخرالزماںؐ اور ان کے صحابہ کرامؓ کے لئے پسند فرمایا، اس کی وسعت اور گہرائی کی بے شمار مثالیں اپنی جگہ لیکن اس کے ساتھ دین اسلام کی حامل ہونے کے ناطے اس میں آسانی کا پہلو بھی پایا جاتا ہے۔ خود قرآن کہتا ہے کہ یہ قرآن نصیحت حاصل کرنے کے لئے بہت آسان ہے۔ دورِ حاضر میں قرآن فہمی کے بڑھتے ذوق کی موجودگی میں اس امر کی شدید ضرورت ہے کہ عربی زبان کی اہمیت باور کرانے کے ساتھ ساتھ عربی فہمی کے آسان اسالیب بھی وضع کیے جائیں۔ گذشتہ چند عشروں میں صرف اُردو زبان میں اس مقصد کے لئے ۳ درجن سے زائد اسالیب متعارف کرائے جاچکے ہیں اور ہر اُستاذ اپنے ذوق، تجربے اور مہارت کے مطابق اپنی سی کاوش کو اپنے حلقوں میں زیر استعمال لا رہا ہے۔ انہی کاوشوں میں سے ایک اہم کوشش ہمارے محترم دوست ڈاکٹر عبدالکبیر محسن کی بھی ہے، جو زیر نظر صفحات میں پیش خدمت ہے۔ البتہ اس کی ضرورت صرف قرآن وحدیث سے زبان کا حجاب دور کرکے انہیں عام فہم بنانے اور مسلمانوں میں باہمی رابطہ کی زبان کو زیادہ سے زیادہ آسان بنانے کی قبیل سے ہے۔ جہاں تک عربی دانی اور عربی لسانیات کا تعلق ہے، اُن کی ضرورت نہ صرف مسلمہ ہے بلکہ زبانوں میں یہ عربی زبان کا ہی طرۂ امتیاز ہے جس کی حفاظت اُس وقت تک ہمارا دینی وملی فریضہ ہے جب تک اس زبان میں قرآنِ کریم اور فرامین نبویؐ موجود ہیں۔ (ح۔م)

عربی زبان کی تعلیم کے سلسلہ میں سینکڑوں رسالے وکتابچے شائقینِ عربی کی دسترس میں ہیں، اسی طرح نحو وصرف کے قواعد کے بیان اور تشریح میں بھی متعدد تالیفات موجود ہیں۔ لِكُلِّ رَجُلٍ فِيمَا يُحَاوِلُ مَذْهَبٌ کے مصداق ہر ایک فاضل مؤلف نے اپنے طور پر جس طریقہ کو بہتر سمجھا، اس کے مطابق اپنی کتاب کو ترتیب دیا۔ اس کے علاوہ ہمارے دینی مدارس

☆ ایسوسی ایٹ پروفیسر برائے عربی زبان وادب، اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

www.KitaboSunnat.com

میں مسلسل کئی برس عربی نحو وصرف کی تعلیم دی جاتی ہے، ابواب الصرف کا رٹا لگایا جاتا ہے قواعد کو گویا گھول گھول کر پلایا جاتا ہے، ان سب کوششوں کے باوجود عمومی حالت یہ ہے کہ ہمارے مدارس کے فارغ یافتگان اس زبان میں اظہار کی قدرت نہیں رکھتے، نہ تحریری نہ تقریری صلاحیت؛ سرکاری جامعات وکلیات میں حالت اس سے بھی بری ہے!!

عربی زبان کو ایک سرکش گھوڑا سمجھ لیا گیا ہے اور یہ باور کرایا گیا ہے کہ اس پر سواری عجمیوں کے لئے ناممکن یا کم از کم مشکل ضرور ہے۔ اب یا تو تدریسی کتب ناموزوں ہیں یا طریقہ تعلیم غیر مناسب ہے، ورنہ جس زبان کو پڑھنے پڑھانے پہ کئی برس صرف کئے جاتے ہیں ،قواعد ازبر کرائے جاتے ہیں اور صبح وشام ایک کئے جاتے ہیں، منطقی طور پر اس زبان پر مہارت ہونا چاہیے تھی۔ اگر حضرت زید بن ثابت ۱۵ دن میں عبرانی زبان پڑھنے اور اس میں لکھنے کی صلاحیت حاصل کر سکتے ہیں تو اس امر کو ان کی کرامت قرار دینے کی بجائے یہ سوچنے کی ضرورت ہے کہ انہوں نے ذوق وشوق کی فراوانی کے ساتھ ساتھ کوئی نہایت مناسب طریقۂ تعلّم اختیار کیا ہوگا۔ ذوق وشوق کی فراوانی تو ہمارے طلبہ میں بھی ہے،لیکن میرے خیال میں طریقۂ تعلّم کو بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔

راقم الحروف گذشتہ کئی برس سے بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد میں بطورِ 'معلم عربی زبان وادب' خدمات انجام دے رہا ہے۔ یادر ہے کہ اس جامعہ میں عربی زبان ہر شعبہ میں پڑھائی جاتی ہے۔ ایک تو شعبۂ عربی ہے جس میں بی اے، ایم اے اور پی ایچ ڈی کے مراحل میں 'عربی مع فنون وادبیات' کی تدریس ہے۔ اس کے علاوہ باقی شعبہ جات مثلاً ایم بی اے، ایم ایس سی اکنامکس اور کمپیوٹر وغیرہ کے طلبا بھی عربی زبان (بطورِ مضمون) دو سمسٹر میں پڑھتے ہیں۔ ظاہر ہے شعبہ عربی کے طلبا تو آتے ہی عربی پڑھنے کے لئے لہٰذا اُنہیں اس کے تمام فنون عمق اور گہرائی کے ساتھ پڑھائے جاتے ہیں جبکہ باقی طلبا عربی کو صرف ایک مضمون کے طور پر پڑھتے ہیں، لہٰذا ان کے لئے عمق اور جزئیات کے ساتھ عربی کی تعلیم کی نہ ضرورت ہے نہ وقت!!

اسی قسم کے طلبہ کو کئی سال تدریس کا راقم الحروف کو موقع ملا جس کے دوران عربی زبان کی

www.KitaboSunnat.com

تعلیم کا ایک خاکہ ذہن میں بنتا گیا اور اسی کے مطابق تدریس کا تجربہ بھی کیا۔ اب کئی برس اس خاکہ کے استعمال اور اس کے مطابق عربی کی تدریس کرنے اور اسے مفید پانے کے بعد 'محدث' کے صفحات کے ذریعہ میں اسے جملہ متعلقین عربی کی خدمت میں پیش کرتا ہوں تاکہ اس پر اہل علم اپنی آرا بھی دے سکیں اور بہتری کے لئے تجاویز بھی۔

اس خاکہ کا لب لباب یہ سوچ ہے کہ عربی زبان کی گہرائی اور عمق و جزئیات تک تو وہی حضرات رسائی حاصل کریں جو اس میں ایم اے یا پی ایچ ڈی کرنا چاہتے ہوں۔ عام طلبا کو سائنٹفک طریقہ سے اس کی بنیادی باتیں، خصوصاً اس کے الفاظ کی شناخت، جملہ کی ساخت اور صیغہ سازی یعنی علم الصّرف کے عمل کو نہایت آسان بنا کر پیش کیا جائے۔ انھیں گھمبیر اصطلاحات، دقیق وثقیل قواعد از بر کرانے کی بجائے عربی الفاظ کی شناخت کے حوالے سے چند بنیادی باتیں بتا دی جائیں، تاکہ ان کو اساس بنا کر باقی عمل وہ خود کرسکیں۔

ان بنیادی باتوں کے بعد جن کی تدریس راقم کے تجربہ کے مطابق چار یا پانچ دن میں مکمل ہو جاتی ہے، صرف دو امر باقی رہ جاتے ہیں:

❶ ذخیرۂ الفاظ: جو طالب علموں نے خود اپنی ضرورت یا شوق کے مطابق یاد کرنا ہے۔

❷ اِعراب: چونکہ عربی زبان کی ایک اہم خصوصیت اعراب ہے، یعنی زیر زبر پیش وغیرہ کا استعمال۔ اس کو سلجھانے میں کچھ وقت اور پریکٹس درکار ہوگی جو ایک مسلسل عمل ہے۔ اعراب کی بنیادی باتیں تو ایک دو دن میں سمجھائی جاسکتی ہیں، لیکن باقی گہری تفصیلات کا سمجھنا اور ان کا ادراک ایک مسلسل عمل ہے جو طالب علم جس قدر عربی کے ساتھ منسلک رہے گا، اس کا یہ علم ساتھ ساتھ بڑھتا رہے گا۔

اس ساری سوچ کا ماحصل ذیل کا تدریسی خاکہ ہے جس کے ذریعہ کوشش کی گئی ہے کہ مطلوبہ ضروری مہارتیں یعنی لکھنا، پڑھنا، بولنا اور سمجھنا حاصل ہو جائیں۔ واضح رہے کہ یہ صرف ایک نقطۂ آغاز ہے، عربی زبان کی تعلیم کا مکمل اور جامع ترین اسلوب نہیں۔ بعد ازاں ہر پڑھنے والا اپنی ضرورت یا شوقِ تحسین کے مطابق اپنے دائرۂ علم کو وسیع کرتا جائے گا۔

یہاں دو باتیں پیش نظر رکھنا ضروری ہیں: ایک بورڈ کا استعمال اور دوسرا تطبیقی انداز

www.KitaboSunnat.com

ہمارے دینی اداروں میں عربی کے زوال کا میرے خیال میں بڑا سبب یہی دو عیب ہیں کہ ہمارے اساتذہ بورڈ کا استعمال نہیں کرتے، صرف نظری تدریس سے کام لیتے ہیں۔ ہمارے تجربہ میں آیا ہے کہ مثلاً آپ گردان سازی کے بارے میں آدھا گھنٹہ بولنے میں صرف کریں، اس کا کوئی ایسا فائدہ نہیں، اسے کوئی غور سے نہیں سنے گا یا کوئی اُن سنی کرے گا۔ اس کے مقابلہ میں آپ پانچ منٹ بورڈ کا استعمال کریں اور تطبیقی انداز اختیار کریں تو آپ محسوس کریں گے کہ سب کی نظریں بھی بورڈ پر ہیں اور شوق کی فراوانی بھی ہے کیونکہ نظری انداز میں طالب علم ایک عضوِ معطل ہے اور تطبیقی انداز میں وہ آپ کے عمل تدریس کا حصہ اور اس میں شریک کار ہے۔ لہٰذا یہ طریقہ زیادہ دلچسپ ہے۔ اب وہ تدریسی خاکہ پیش خدمت ہے جس میں ہر معلم اپنی ضرورت کے مطابق رنگ بھر سکتا ہے۔

تدریسی خاکہ

پہلا دن: دنیا کی ہر زبان کی طرح عربی زبان بھی لفظوں کو جوڑ کر بنتی ہے اور لفظوں کے مجموعہ کو ہی جُملہ کہتے ہیں۔ ہم لفظ سے آغاز کرتے ہیں:

لفظ کی تین قسمیں ہیں: ➊ حرف ➋ اسم ➌ فعل

حرف

یہ معدودے چند ہیں جو عام طور پر مستعمل ہیں۔ ان کی تعداد اندازاً ۳۰، ۳۵ ہے۔ ان حروف کو معانی کے ساتھ یاد کروانے پر ہی اکتفا کیا جائے۔ مثلاً حروفِ جارہ

اب 'باؤ تاؤ کاف ولام ...... والاشعر' یاد کرانے کی ضرورت نہیں بلکہ وہ حروفِ جر پڑھائیں جو عام روزمرہ کے جملوں میں مستعمل ہیں مثلاً

مِنْ	سے	اِلٰی	تک، کی طرف
علٰی	اوپر، پر	فِيْ	میں

ب — اس کے زیادہ مشہور معانی یہ دو ہیں: ➊ 'کے ساتھ' اور ➋ 'کے ذریعہ'

ل — زیر اور زبر دونوں کے ساتھ، بمعنیٰ 'کے لئے'۔ اسی طرح جو حروف (اصطلاحی)

www.KitaboSunnat.com

قرآن پاک میں بار بار مستعمل ہیں، ان کی ایک لسٹ طلبہ کو مہیا کردی جائے۔ اب اس یاد دہانی کے ساتھ کہ ''ایک دفعہ ان کو پہچان لیں، اب کوئی ان میں ردّوبدل نہیں ہے'' مثلاً کلاّ، مَعَ، وَ، أَو، لَا، مَا، لَیْسَ، إِنَّ، أَنَّ، ثُمَّ، لَیْتَ، لَعَلَّ، کَأَنَّ (اصطلاحی طور پر یہ بھی حرف ہیں) وغیرہ بورڈ پر حروف اور ان کے معانی لکھئے اور باور کروایئے کہ یہ چند حروف بار بار اِنہی معانی کے ساتھ استعمال ہوں گے، ہوسکے تو قرآن پاک سے مثالیں لکھئے: ب کی مثال بِسْمِ اللهِ، اور ل کی مثال اَلْحَمْدُ للهِ بورڈ پر ان مثالوں کا تجزیہ کریں۔

اسم

یعنی نام، شخص کا ہو یا کسی چیز کا، کائنات کی ہر چیز کا نام اسم کہلاتا ہے۔ اسی میں صفات بھی آجائیں گی۔ اس میں طالبعلموں کو بتانے کی بات یہ ہے کہ چیزوں کے مفرد نام تو آپ خود اخذ کریں گے مثلاً کِتَابٌ، رَجُلٌ، اِمْرَأَةٌ جبکہ معلم کا فرض یہ ہے کہ وہ بتائے کہ جس چیز کا نام آپ نے اخذ یا یاد کیا ہے، وہ اگر تعداد کے لحاظ سے دو یا دو سے زیادہ ہوں تو اس لفظ (اسم) کو کیسے بولیں گے۔ پھر بتائیں کہ دو کو 'تثنیہ' اور زیادہ کو 'جمع' کہتے ہیں۔

تثنیہ

ہر مفرد لفظ (اسم) کے آخر میں ان یا ین لگا دیں تو وہ تثنیہ بن جائے گا مثلاً

کِتَابٌ	کِتَابَان	یا	کِتَابَیْنِ
رَجُلٌ	رَجُلَان	یا	رَجُلَیْنِ
اِمْرَأَةٌ	اِمرأَتَانَ	یا	إِمْرَأَتَینِ

اس مرحلہ پر اس سے زیادہ تفصیل میں نہ جائیں۔

جمع

کم از کم تین افراد یا ان سے زیادہ پر جمع بولا جاتا ہے۔

1. وہ الفاظ جن میں انسانوں کی عادات، مذاہب اور پیشوں کا بیان ہو تو جمع مذکر کے لئے مفرد لفظ کے آخر میں ون یا ین مثلاً

www.KitaboSunnat.com

مُسْلِمٌ	مُسْلِمُوْنَ	یا	مُسْلِمِیْنَ
صَادِقٌ	صَادِقُوْنَ	یا	صَادِقِیْنَ
مُھَنْدِسٌ	مُھَنْدِسُوْنَ	یا	مُھَنْدِسِیْنَ

اور جمع مؤنث کے لئے پہلے یہ بتلائیں کہ ہر لفظ کے آخر میں ۃ لگانے سے وہ اسم مؤنث کیلئے بن جاتا ہے مثلاً مُسْلِمٌ سے مُسْلِمَۃٌ، صَادِقٌ سے صَادِقَۃٌ اور مُھَنْدِسٌ سے مُھَنْدِسَۃٌ

جبکہ جمع بنانے کے لئے یہ ۃ ختم کر کے آخر میں ا ت لگا دیں مثلاً مُسْلِمَۃٌ سے مُسْلِمَاتٌ، صَادِقَۃٌ سے صَادِقَاتٌ اور مُھَنْدِسَۃٌ سے مُھَنْدِسَاتٌ

انسانوں کے علاوہ تمام اشیا اور حیوانات کی جمع بنی بنائی ہوتی ہے جن کا کوئی ایک قاعدہ، علامت یا شکل نہیں مثلاً کِتَابٌ کی جمع کُتُبٌ، قَلَمٌ کی جمع أَقْلَامٌ اور مَسْجِدٌ کی جمع مَسَاجِدَ

اشیا کی جمع بنانے کے درج ذیل طریقے ہیں جو زیادہ تر الفاظ کے لئے استعمال ہوتے ہیں، ان میں سے عموماً ایک لفظ کے لئے ایک طریقہ استعمال ہوتا ہے:

① سہ حرفی مفرد الفاظ مثلاً عَیْنٌ، قَلْبٌ، فَنٌّ، نَقْدٌ، ذَنْبٌ، أَجْرٌ وغیرہ، ان کی جمع آخری حرف سے قبل و لگانے سے ہوگی مثلاً عُیُوْنٌ، قُلُوْبٌ، ذُنُوْبٌ، أُجُوْرٌ، فُنُوْنٌ، نُقُوْدٌ وغیرہ

② بسا اوقات سہ حرفی مفرد الفاظ جیسے لَیْلٌ، رَجُلٌ، إِثْمٌ، مَوْتٌ، وَقْتٌ، شَخْصٌ، عَیْنٌ، عِیْدٌ وغیرہ کی جمع آخری حرف سے قبل الف یا کئی دفعہ شروع میں بھی اور آخری حرف سے قبل بھی الف لگانے سے بن جاتی ہے مثلاً لَیَالٌ، آثَامٌ، أَمْوَاتٌ، رِجَالٌ، أَوْقَاتٌ، أَشْخَاصٌ، أَعْیَادٌ، أَعْیَانٌ

③ چار حرفی مفرد الفاظ جن میں آخری حرف سے پہلے و یا ي ہے، اس و کو ہٹا دینے سے جمع بن جاتی ہے مثلاً رَسُوْلٌ سے رُسُلٌ، طَرِیْقٌ سے طُرُقٌ

کوئی حرج نہیں اگر جمع قلت یا جمع کثرت کے عنوان سے جو اوزان کتب میں موجود ہیں، ان میں سے زیادہ متداول اوزان طلبہ کو نوٹ کروا دیے جائیں۔ مذکورہ بالا تین طریقے روزمرہ کے عام الفاظ کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔

www.KitaboSunnat.com

اس پر پہلے دن کا لیکچر ختم کر دیا جائے جس کا دورانیہ ایک گھنٹہ سے زیادہ نہ ہو۔

کل کے موضوع یعنی فعل کے لئے طلبہ کو ذہنی طور پر تیار کر دیں اور بتا دیں کہ فعل اور اس کے متعلقات کا موضوع قدرے لمبا ہے، جس میں ایک سے زیادہ دن لگ جائیں گے۔

دوسرا دن

فعل/افعال: کسی کام کے ہونے یا کرنے کا ایسا بیان جس میں زمانہ بھی پایا جائے۔

اہم باتوں کو درج ذیل نقاط میں بیان کیا جا سکتا ہے:

① حروف کی تعداد کے لحاظ سے فعل کی چار اقسام ہیں:

❶ ثلاثی (تین حرفی) ❷ رباعی (چار حرفی)

❸ خماسی (پانچ حرفی) ❹ سداسی (چھ حرفی)

② زمانے کے لحاظ سے دو قسمیں ہیں:

① ماضی: جو کام ہو چکا ہو، اس کا بیان ② مضارع: تین معانی دیتا ہے:

❶ کوئی کام کرتا ہے ❷ کام کر رہا ہے ❸ کام کرے گا

'فعل ماضی' کا پہلا صیغہ (لفظ) دوسرے لفظوں میں 'ھُوَ' کا صیغہ اصل اساس (بیس) ہے (یہاں مصادر کے اصل ہونے کو نظر انداز کرتا ہوں، ان کے مختلف اشکال و اوزان کی وجہ سے) اسی اصل صیغہ، خواہ وہ ثلاثی ہو یا رباعی، خماسی ہو یا سداسی کو لے کر ماضی کے ۲۸ ممکنہ صیغے اور مضارع کے بھی ۲۸ (۱۴ معلوم اور ۱۴ مجہول کے) امر کے ۶ ، اسم فاعل کے ۶ ، اسم مفعول کے ۶ صیغے بنائیں گے، اس عمل کو عربی میں صَرَف اور اردو میں گردان سازی کہتے ہیں۔

نوٹ: یہاں رٹے سے پرہیز کی اشد ضرورت ہے بورڈ کا بکثرت استعمال ہونا چاہیے۔ ایسے ہی صیغوں کے اصطلاحی ناموں سے پرہیز بھی کرنا مناسب ہوگا یعنی بجائے یہ کہنے کے: صیغہ واحد مذکر غائب، یہی کافی ہے کہ ھُوَ کا صیغہ، ھُمَا کا صیغہ...... الخ کہا جائے۔

تدریسی خاکہ حسبِ ذیل ہے۔ سب سے پہلے یہ واضح کریں کہ ہم ۱۴ یا ۱۵ قسم کے افراد کی بابت بات کرتے ہیں:

① جن سے ہم براہِ راست مخاطب نہیں ہوتے، یعنی غائب یا(Third person)، اس کے کل ۶ صیغے ہیں؛ان میں تین مذکر کے لئے ہیں، یعنی پہلا صیغہ ایک فرد کے لئے، دوسرا دوافراد کے لئے اور تیسرا دو سے زیادہ افراد کے لئے ہے۔ ایسے ہی ۳ صیغے مؤنث کے لئے بھی ہیں۔

② حاضر یا مخاطب(Second person) جن سے ہم براہِ راست مخاطب ہوکر بات کرسکتے ہیں،اس کے بھی غائب کی طرح ۶ ہی صیغے ہیں،۳ مذکر کے لئے اور ۳ مؤنث کے لئے

③ تیسری اور آخری قسم متکلم یعنی(First person) اس کے لئے دو صیغے ہیں:

☆ ایک (مذکر یا مونث) کے لئے ۱ صیغہ:

☆ دو یا جمع (مذکر یا مؤنث) کے لئے ۱ صیغہ: کل صیغے :۱۴

اس مرحلہ پر صرف یا گردان سازی کا عمل شروع ہوگا ،آپ بورڈ پر۱۴ ضمائر ترتیب کے ساتھ لکھئے اور سمجھائیے کہ ہر ضمیر کے لئے ایک صیغہ مختص ہے۔

غائب مذکر	غائب مؤنث	حاضر مذکر	حاضر مؤنث	متکلم مفرد (مؤنث ومذکر)	متکلم تثنیہ وجمع (مؤنث ومذکر)
هُوَ	هِيَ	أَنْتَ	أَنْتَ	أَنَا	نَحْنُ
هُمَا	هُمَا	أَنْتُمَا	أَنْتُمَا		
هُمْ	هُنَّ	أَنْتُمْ	أَنْتُنَّ		

اب آپ کوئی ثلاثی فعل کی مثال فعل ماضی کے لئے منتخب کریں اور اسے هُوَ کے سامنے لکھیں اور بتائیں کہ یہ تین بنیادی حروف (مثلاً کَتَبَ) آئندہ آنے والی تمام ضمیروں کے ساتھ استعمال ہوں گے، جس میں درج ذیل خاکہ کے مطابق درج ذیل اضافے ہوں گے۔

...... کی جگہ مطلوبہ فعل ماضی آئے گا۔

هُوَ اور کَتَبَ	هِیَ ...... تْ	أنتَ ...... تَ	أَنْتِ ...... تِ
هُمَا ...... ا	هُمَا ...... تَا	أَنْتُمَا ...... تُمَا	أَنْتُمَا ...... تُمَا

www.KitaboSunnat.com

هُمْ ...... و	هُنَّ ...... نَ	أَنْتُمْ ...... تُمْ	أَنْتُنَّ ...... تُنَّ
	أَنَا ...... تُ	نَحْنُ ...... نَا	

یہی عمل کسی رباعی، پھرخماسی اور پھر سداسی فعل کے ساتھ ھو کا صیغہ منتخب کر کے بار بار دہرایئے اوراضافے مت مٹائیں، اس طرح سائنٹفک اوراسپیلنگ انداز میں اُنہیں باور کروایئے کہ آپ کو صرف ھو کا صیغہ درکار ہو گا ، ثلاثی یا رباعی یا خماسی میں، البتہ باقی اضافے یہی رہیں گے۔اس طرح ہمیشہ آپ فعل ماضی کی گردان مکمل کرتے رہیں گے۔

طالبعلم صرف ترتیب کے ساتھ اورضمیروں کے تعلق کے ساتھ یہ اضافے ایک دفعہ ذہن نشین کرلیں گے اور پھر دو چار مرتبہ پریکٹس کے بعد ہمیشہ کے لئے فعل ماضی بنانے پر دسترس حاصل کرلیں گے اوررٹے سے بھی ان کی جان چھوٹ جاے گی۔

تیسرا دن: 'فعل مضارع'

تعریف میں آپ جان چکے ہیں کہ فعل مضارع تین معانی کے لئے استعمال ہوتا ہے جن میں سے کسی ایک کا تعین سیاق وسباق سے ہوگا۔ سبق کا آغاز کرنے سے قبل طلبہ سے ضمیروں کو ترتیب کے ساتھ دہرائیں اور یاد دہانی کرائیں کہ ماضی کا ھو کا صیغہ جسے اصل / اساس قرار دیا ہے ، اس کے ساتھ ۳ یا ۴ یا ۵ یا ۶ حروف ہر ضمیر کے ساتھ استعمال ہوں گے۔البتہ رباعی،خماسی،سداسی میں شروع کا الف مضارع میں حذف ہو جائے گا۔

......کی جگہ بنیادی الفاظ رکھے جائیں مثلاً یَكْتُبُ يَكْتُبَان ، يَكْتُبُوْنَ

هُوَ ، يَ	هِیَ ، تَ	أَنْتَ ، تَ	أَنْتِ ، ت ...... يْنَ
هُمَا ، يَ ...... ان	هما ، تَ ......ان	أَنْتُمَا ، تَ ...... ان	أَنْتُمَا ، ت ...... ان
هُمْ ، يَ ......وْنَ	هُنَّ ، يَ ...... نَ	أَنْتُمْ ، تَ...... وْنَ	أَنْتُنَّ ، ت ...... نَ
	أَنَا ، أَ	نَحْنُ ، نَ	

ان شروع وآخر کے اضافوں کو ذہن نشین کرانے کے کئی انداز ہو سکتے ہیں۔مختلف مثالوں کے ساتھ سمجھایئے کہ لفظ کوئی سا بھی ہو مثلاً أمرَ ، جَاهَد ، اَحْسَنَ ، زَلْزَلَ ،

اِحتَسَبَ ، اِسْتَقْبَلَ ، صَرَّفَ وغیرہ کے ساتھ یہی اضافے (لاحقے اور سابقے) لگا دیں، مضارع بن جائے گا۔ مضارع بنانے کا مختصر فارمولہ یہ ہے:

- ابتدائی تین اور چھٹے صیغے کے شروع میں ي ، أنا کے صیغے کے شروع میں اَ
  نحن کے صیغے میں ن اور باقی سب کے شروع میں ت لگا دیں۔
- تثنیہ کے تمام صیغوں (۴ صیغے) کے آخر میں انِ
- جمع مذکر کے دو صیغوں کے آخر میں وْنَ
- جمع مؤنث کے دو صیغوں کے آخر میں نَ
- أنتِ کا صیغہ خاص طور پر قابل توجہ کہ اس کے آخر میں يْنَ

اعراب

اعراب کی گتھیوں کو اس مرحلہ میں سلجھانے کا آغاز کیا جاسکتا ہے مثلاً

- فعل ماضی کے هُوَ کے صیغہ کے پہلے اور آخری حرف پر زبر ہوگی، البتہ خماسی اور سداسی افعال اس سے مستثنیٰ ہیں۔
- مضارع رباعی کے پہلے حرف (حروف اَتین) پر پیش، لیکن ثلاثی، خماسی اور سداسی پر زبر
- ایک عام فارمولہ یہ دیجئے کہ عموماً الف سے پہلے زبر، واؤ سے پہلے پیش اور یا سے پہلے زیر ہوتی ہے، اس سے ان صیغوں کا اعراب کافی حد تک مکمل ہو جائے گا۔
- تثنیہ کے اَن میں ن پر زیر اور جمع (مذکر و مؤنث) کے و ن میں نَ پر زبر ہوگی۔

اور تکرار کے ساتھ بتائیے کہ یہی اضافے لگا کر آپ کسی بھی ماضی کے هُوَ کے صیغہ سے فعل مضارع بنا سکتے ہیں اس طرح لاکھوں الفاظ (افعال) کی معنی سمیت پہچان ہوگئی۔ یہاں کچھ اضافی معلومات بہم پہنچائی جاسکتی ہیں کہ ثلاثی ماضی میں اگر 'الف' ہو (درمیان یا آخر میں) تو مضارع میں وہ الف عام طور پر و یا ي بن جاتا ہے مثلاً

قَالَ يَقُوْلُ، بَاعَ يَبِيْعُ ، دَعَا يَدْعُو

کبھی وہ الف، الف ہی رہتا ہے، مثلاً خَافَ يَخَافُ، اسی طرح رباعی کے اوزان/ اشکال میں سے ایک مندرجہ ذیل شکل ہے: أَقَامَ ، أَخَافَ ، أَضَاعَ یہ درمیان کا الف

مضارع میں ي میں تبدیل ہوگا مثلاً یُقیم ، یُخیف ، یُضیع وغیرہ

فعل امر

مختصر تعریف: آپ کسی کو مخاطب کر کے کسی کام کے کرنے کا امر (حکم) دیتے ہیں۔
'مخاطب' کی شرط سے علم ہوا کہ فعل امر کے صرف ٦ صیغے درج ذیل ضمیروں کے بن سکیں گے :

امر مخاطب مذکر	امر مخاطب مؤنث
أَنْتَ	أَنْتِ
أَنْتُمَا	أَنْتُمَا
أَنْتُمْ	أَنْتُنَّ

طریقہ

① پہلا طریقہ ثلاثی ، خماسی اور سداسی کے لئے: تمام ٦ صیغوں کے شروع میں الف لگے گا۔ خماسی اور سداسی کے شروع میں اگر پہلے سے الف ہے تو اسے ہٹا دیں، مثلاً ماضی کا ھو کا صیغہ تمام ضمیروں کے ساتھ لکھیے۔ کَتَبَ کو خالی جگہ...... پر رکھیں

أَنْتَ	اُ......	أَنْتِ	اُ...... ی
أَنْتُمَا	اُ......ا	أَنْتُمَا	اُ...... ا
أَنْتُمْ	اُ......وْ	أَنْتُنَّ	اُ...... ن

اعراب: ثلاثی میں الف پر زبر یا پیش ہوگی (تفصیل ابھی نہ بتائیں) جبکہ خماسی وسداسی میں زیر۔ اس مرحلہ پر زیادہ مشق لفظ کی صورت اور اضافوں کی کرائیے، ادائیگی اور اعراب اپنے وقت پر صحیح ہو جائے گا۔

② دوسرا طریقہ رباعی کے لئے: آپ ماضی هُوَ کا صیغہ لیں مثلاً جَاهَدَ ، أَحْسَنَ ، صَرَّفَ ، شروع میں کوئی اضافہ نہیں، آخر کے اضافے وہی ہیں جو اوپر گزرے ہیں، آپ صرف آخری حرف سے پہلے حرف پر زیر اور آخری حرف پر جزم ڈال دیں، امر بن جائے گا۔ جاهَدَ سے جَاهِدْ ، أَحْسَنَ سے أَحْسِنْ ، صَرَّفَ سے صَرِّفْ باقی گردان اُسی

طرح ہی ہے۔

③ ثلاثی میں کچھ استثناءات ہیں جو حسبِ ذیل ہیں:

❀ اگر ثلاثی کے تین حرفوں میں سے ایک واو (جو عموماً شروع میں ہوگی) یا الف / ہمزہ (اگر شروع میں یا درمیان میں ہو) مثلاً وَعَدَ، أَمَرَ، سَأَلَ، قَالَ تو امر بناتے ہوئے اس واو اور الف کو ہٹادیں اور شروع میں الف لگانے کی ضرورت نہیں، فعل امر کا أَنْتَ کا صیغہ بن جائے گا مثلاً

وَعَدَ	سے	عُدْ	أَمَرَ	سے	مُرْ
سَأَلَ	سے	سَلْ	قَالَ	سے	قُلْ

باقی گردان کا وہی طریقہ اور وہی اضافے ہیں۔ میرے خیال میں اعراب اگر ابھی نہ بتلائیں تو بہتر ہے، پہلے لکھنا تو آئے۔

❀ ثلاثی اگر مَدَّ طرز کا ہو، یعنی بظاہر دو حروف اور دوسرے پر شَدّ جو اصل میں ۳ حروف ہوئے تو اس قسم کے الفاظ محدود ہیں۔ کوئی ۱۰ / ۱۵ الفاظ ہوں گے جو زیادہ مستعمل ہیں مثلاً مَدَّ، قَدَّ، شَدَّ، قَصَّ، جَدَّ وغیرہ

اس سے امر بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے حرف پر جو زبر ہے اُسے پیش بنا دیں، شروع میں اور کسی اضافہ کی ضرورت نہیں، باقی گردان کا وہی طریقہ اور وہی اضافے ہیں، مثلاً:

مَدَّ	سے	مُدَّ	قَصَّ	سے	قُصَّ

درس کے اختتام پر، اس درس کا خلاصہ خود یا کسی طالبعلم کی زبان سے بیان کریں اور انہیں خوشخبری سنائیے کہ کل آپ اسی ماضی ھو کے صیغہ سے اسم فاعل و اسم مفعول بنائیں گے اور اس ایک لفظ سے اسم فاعل واسم مفعول سے کم از کم ۴۷ الفاظ بنانے کا عمل اختتام پذیر ہوگا۔ اس کے بعد کرنے کے صرف دو کام باقی ہوں گے: ایک ذخیرۂ الفاظ اور دوسرا اعراب جس کی گتھیاں سلجھانے میں وقت لگے گا۔

آپ ایک دفعہ اس عربی گھوڑے کو سہلا کر اس پر سوار ہونے میں کامیاب ہوں، باقی مسئلہ کہ اسے دلکی چال چلانا ہے یا تیز رفتاری سے؟ جب لگام ہمارے طالبعلم کے ہاتھ میں آجائے

www.KitaboSunnat.com

گی اور اس کے دونوں پاؤں رکاب میں داخل ہو جائیں گے تو پھر جس کا جتنا شوق یا ضرورت ہو گی، اتنا وہ اسے کام میں لائے گا اور اس کے مختلف گوشوں تک رسائی حاصل کرے گا، کبھی مبالغہ کے صیغوں تک پہنچے گا تو کبھی اسم آلہ و ظرف تک، خلاصہ کلام یہ ہے کہ ہمیں اپنے طالبعلموں کو ذَهَبْتُ إِلَى الْحَدِيْقَةِ للنزہ سکھلانا ہے ، تنزَّهْتُ فِي الْحَدِيْقَةِ کہنا وہ خود سیکھ جائیں گے۔

یہاں ایک واقعہ درج کرنا مناسب ہوگا جس سے عربی کی تعلیم کے سلسلہ میں ہماری موجودہ سوچ کی عکاسی ہوتی ہے ۔اسلامی یونیورسٹی میں تعلیم کے دوران جب میں تعطیلات میں گھر گیا تو ایک دن مدرسہ کی ابتدائی کلاسوں کا ایک لڑکا کاغذ قلم لے کر آیا کہ استاذ صاحب نے سائیکل پر مضمون دیا ہے کہ اس کو عربی میں ترجمہ کر لاؤ۔ وہ مجھ سے اس سلسلے میں مدد کا خواہش مند تھا۔مضمون کچھ اس طرح تھا:

''سائیکل کا ایک ہینڈل ہے، دو پیڈل ہیں اور ایک کاٹھی ہے۔اس کے دو پہیئے ہیں جن ان میں کُتے ہیں۔'' پہیوں کے کتے سائیکل کاریگروں کی اصطلاح ہیں۔

میں نے کہا بھائی اسلامی یونیورسٹی میں زیر تعلیم ہونے کے باوجود مجھے سائیکل کے اجزائے ترکیبی کے نام تک نہیں آتے البتہ آخری جملہ 'ان میں کتے ہیں' کی عربی آتی ہے کہ کتوں کو عربی زبان میں کِلاَب کہتے ہیں ، لہٰذا ترجمہ ہوگا فیھما کلاب۔کہنے کا مقصد یہ ہے کہ عربی کو اس کے آسان پہلوؤں سے پکڑیے اور روز مرہ استعمال کے عام الفاظ سے آغاز کرائیے، شروعات ہو جائیں گی تو راستے وا ہوں گے، نئی منازل نمودار ہوں گی، چھوٹی کھائیاں سَر کرالیں تو چوٹیاں سر کرنے کے راستے خود سامنے آجائیں گے۔

چوتھا دن : 'اسم فاعل'

مختصر تعریف: کسی بھی کام کرنے والے کے بارے میں جو لفظ بتائے ، اس کو اسم فاعل کہتے ہیں۔مثلاً لکھنے والا کَاتِبٌ، بولنے والا قَائِلٌ

اس میں زمانہ کا ذکر شامل معنی نہیں ہوتا۔ اور اس کے چھ صیغے ہوتے ہیں جو کہ ۱۴ ضمیروں کے ساتھ استعمال ہو سکتے ہیں، یعنی لکھنے والا

ایک (آدمی یا عورت)	۲ صیغے
دو (آدمی یا عورتیں)	۲ صیغے
تین (آدمی یا عورتیں)	۲ صیغے

چونکہ اس میں زمانہ نہیں ہوتا، نہ مخاطب یا غائب یا متکلم چنانچہ ہر صیغہ کو آپ تین تین ضمیروں کے لئے استعمال کرسکتے ہیں جس کی تفصیل آگے آرہی ہے۔

طریقہ: اسم فاعل ومفعول بنانے کے دو طریقے ہیں: ایک طریقہ ثلاثی اسم فاعل و اسم مفعول بنانے کا ہے اور ایک رباعی + خماسی + سداسی بنانے کا ہے۔

ثلاثی سے اسم فاعل کا طریقہ: ہمیشہ کی طرح ماضی ھو کا صیغہ لیں، مثلاً کَتَبَ تو اس کے پہلے حرف کے بعد الف کا اضافہ کریں اور آخری سے پہلے حرف پر زیر لگا دیں تو کَاتِبٌ ہوا۔ اب یہ صیغہ آپ :أنا ، ھُو ، أنتَ تینوں ضمیروں کے لئے استعمال کر سکتے ہیں اور ۱۴ کی بجائے ۶ سے کام چلے گا۔ تثنیہ کے لئے، ان کے آخر میں ان یا ین لگائیں، جیسے کاتبان یا کاتبین اور جمع مذکر کے لئے ون یا ین مثلاً کَاتِبُوْنَ یا کَاتِبِیْنَ

مؤنث کے لئے مفرد مذکر والے صیغہ کے آخر میں ۃ لگائیں مثلاً کاتبۃ، تثنیہ کے لئے ۃ کے بعد ان یا ین اور جمع بنانے کے لئے ۃ ہٹا کر ات لگا دیں مثلاً کَاتِبَات

گردان اس طرح ہوگی:

کَاتِبٌ	کَاتِبَةٌ
کَاتِبَان / کَاتِبَیْنِ	کَاتِبَتَان / کَاتِبَتَیْنِ
کَاتِبُوْنَ / کَاتِبِیْنَ	کَاتِبَاتٌ

❁ ان میں سے ہر صیغہ تین تین ضمیروں کے ساتھ استعمال کیجئے، مثلاً

أَنَا ، هُوَ ، اَنْتَ	کیلئے	کَاتِبٌ
نَحْنُ ، هُمَا ، اَنْتُمَا	کیلئے	کَاتِبَان
نَحْنُ ، هُمْ	کیلئے	کَاتِبُوْنَ (یہ دو کے لئے آتا ہے)
أنَا ، هِیَ ، أَنْتَ	کیلئے	کَاتِبَةٌ

نَحْنُ، هُنَّ کیلئے کَاتِبَات (یہ بھی دو کے لئے آتا ہے)

ثلاثی سے اسم مفعول کا طریقہ: وہی ھو کا صیغہ لیں۔ شروع میں م (زبر کے ساتھ) اور آخری حرف سے قبل و لگا دیں، جیسے کَتَبَ سے مَکْتُوْبٌ، باقی گردان کا وہی طریقہ جو اسم فاعل میں استعمال ہوا ہے۔

رباعی، خماسی اور سداسی وغیرہ سے اسم فاعل واسم مفعول کا طریقہ: هُوَ کا ماضی کا صیغہ لیں، اس کے شروع میں م (زبر کے ساتھ) لگا دیں، اسم فاعل بھی بن جائے گا اور اسم مفعول بھی باقی گردان کا وہی طریقہ ہے جو ثلااثی میں ہے۔ اب رہا یہ سوال کہ اسم فاعل کا اسم مفعول سے فرق کیسے ہوگا؟ جواب نہایت آسان ہے کہ آخری سے پہلے کے حرف پر اگر زیر لگائیں تو اسم فاعل، اگر زبر لگائیں تو اسم مفعول، مثلاً

ماضی کا صیغہ هُوَ	اسم فاعل	اسم مفعول
جَاهَدَ	مُجَاهِد	مُجَاهَد
أَحْسَنَ	مُحْسِن	مُحْسَن

واضح رہے کہ شروع کا الف مضارع میں کی طرح یہاں بھی ختم کر دیا جائے گا جیسے

إِحْتَسِبْ سے مُحتسِب و مُحتسَب

إِسْتَقْبَلَ سے مُستقبِل و مُستقبَل

یہاں ایک دفعہ پھر یہ کہوں گا کہ اس سارے عمل میں بلیک بورڈ کی بہت اہمیت ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ یہ بنیادی باتیں نقش بر آب نہ بنیں اور رٹے سے بھی طالبعلوں کو بچایا جائے تو پھر آپ کو نرم مسند سے اُٹھنا پڑے گا اور چاک پکڑ کر بورڈ استعمال کرنا ہوگا، وگرنہ وہی حالت ہوگی: کَلَامُ اللَّيْلِ يَمْحُوْهُ النَّهَارَ ''رات گئی، بات گئی''

فعل مجہول

مختصر تعریف: یہاں کام کرنے والے کا ذکر نہیں ہوتا۔ اس کا ترجمہ اس طرح کیا جاتا ہے کہ لکھا گیا، جایا گیا، بجائے اس کے کہ وہ گیا یا اس نے لکھا......

ماضی و مضارع ؛ ثلاثی ،رباعی،خماسی وسداسی سے مجہول بنانے کا طریقہ: ماضی میں تو صرف اعرابی تبدیلیاں کرنے سے معلوم سے مجہول بن جاتا ہے ۔پہلے حرف پر پیش ڈال دیں اور آخری سے پہلے حرف پر زیر، مثلا کَتَبَ سے کُتِبَ اور مضارع میں پہلے حرف پر پیش اور آخری سے پہلے حرف پر زبر، مثلا یَکْتُبُ سے یُکْتَبُ یہ تو عام فارمولہ ہے البتہ یہاں بعض افعال میں کچھ مزید اعرابی وحرفی تبدیلیاں بھی ہوں گی جو درج ذیل ہیں:

نوٹ: یاد رہے کہ آپ ابتدا میں اور ابتدائی طالب علموں کے لئے ان درج ذیل باتوں سے احتراز بھی کر سکتے ہیں اور کچھ مشق کے بعد ان تفصیلات کو بھی پیش کیا جاسکتا ہے۔

- خماسی وسداسی میں پہلے حرف کے علاوہ ماضی میں تیسرے حرف پر بھی پیش ہوگی مثلاً اُحْتُسِبَ ، اُنْتُقِلَ
- اگر ماضی رباعی وخماسی میں درمیان میں الف ہو، مثلاً قاتل ، جاهد ، تفاعل تو وہ مجہول میں واو بن جائے گا جیسے قَاتَلَ سے قُوتِلَ، جَاهَدَ سے جُوهِدَ، تَفَاعَلَ سے تُفُوعِلَ
- اگر ثلاثی میں الف ہو،خواہ درمیان میں یا آخر میں تو وہ مجہول میں ي بن جائے گا مثلاً قَالَ سے قِیْلَ اور دَعَا سے دُعِی

نہی اور نفی

سب سے پہلے آپ نہی اور نفی کا فرق بتلایئے......

نہی: یعنی منع کرنا، ظاہر ہے کہ براہ راست آپ صرف مخاطب افراد کو منع کریں گے، لہٰذا یہ بھی مضارع کے چھ صیغوں میں ہی بنے گی۔ان ضمیروں کے لئے:

مخاطب مذکر	مخاطب مؤنث
أنتَ	أنتِ
أَنْتُمَا	أَنْتُمَا
أَنْتُمْ	أَنْتُنَّ

نہی بنانے کا طریقہ: ان میں سے ہر ضمیر کا مضارع کا ایک صیغہ لیں اور اس کے شروع میں لا لگا دیں ۔مفرد میں آخری حرف پر اب جزم ہوگا مثلاً (اَنْتَ) تَکْتُبْ سے لا تَکْتُبْ

www.KitaboSunnat.com

اس کے بعد مضارع کے تثنیہ وجمع مذکر میں جو ن ہے ،اس کو ہٹا دیں جیسے تَكْتُبَانِ / تَكْتُبُوْنَ سے لَا تَكْتبَا/ لَا تَكْتُبُوْ (أنتن) کا نون باقی رہے گا ،جیسے لا تکتبنَّ

نفی: کسی کام کے نہ کرنے یا کام کے نہ ہونے کی بابت بتلانا نفی کہلاتا ہے اور یہ نفی ماضی اورمضارع دونوں میں ہوگی۔

نہی بنانے کا طریقہ: یہ ہے کہ آپ ہر دو، یعنی ماضی ومضارع (معلوم ومجہول) کے شروع میں لاَ یا مَا لگادیں ،بس اور کوئی تبدیلی نہ ہوگی مثلاً

ماضی:	كَتَبَ سے مَا كَتَبَ	كُتِبَ سے مَا كُتِبَ
مضارع:	يَـكْـتُبُ سے لا يَـكْـتُبُ	يُـكْـتَبُ سے لاَ يُكْـتَبُ

چوتھے دن کا درس اختتام پذیر ہوا ،اب ذخیرۂ الفاظ اورنحو واعراب کی تفصیلات ...... میری نظر میں اعراب کی چند باتیں بتلانے سے ضرورت تو پوری ہوسکتی ہے،البتہ اگر کوئی طالبعلم شوق کی فراوانی رکھتا ہے،عربی زبان کی باریکیوں پر مطلع ہونا چاہتا ہے تو شوق کی کوئی انتہا نہیں اوراس زبان یا کسی بھی زبان کے علم کی بھی کوئی انتہا نہیں۔ فکر ہر کس بقدر ہمت اوست

آیئے! نحوی موشگافیاں دیکھئے، بصری وکوفی اعرابی تفصیلات دیکھیں لیکن بنیادی ضرورتوں سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔اس سے واسطہ بھی زیادہ تر ان لوگوں کو پڑھتا ہے جو عربی بولنا یا لکھنا چاہیں، البتہ عربی سمجھنے کے لئے اس کے بغیر بھی گزارا چل سکتا ہے۔ چونکہ اکثر مسلمانوں کی عربی فہمی کا مقصد قرآن وحدیث نبوی کے مطالعے سے زبان کا حجاب دور کرنا ہوتا ہے،اس لئے ان کو اس کی تفصیلات میں جانے کا خاص فائدہ نہیں۔ البتہ ترجمہ میں بعض علامتیں اس سے حاصل ہوسکتی ہیں۔

اعراب کی بابت چند ضروری بنیادی قواعد

چونکہ عربی زبان میں الفاظ مرفوع (پیش والے)،مفتوح (زبر) اور مجرور (زیر) ہوتے ہیں ، درج ذیل چند اہم باتوں کی وضاحت بورڈ کو استعمال کرتے ہوئے کی جاسکتی ہیں:

❁ حروفِ جر: یہ صرف اسماء پر آتے ہیں ،(افعال پر نہیں) اوران اسما کے آخری حرف پر زیر ہوتی ہے مثلاً برجلٍ اگر اسم پر الف لام بھی ہوتو ایک زیر ہوگی مثلاً بِالرَّجُلِ

www.KitaboSunnat.com

جیسا کہ گزر چکا ہے کہ ہر اسم کا تثنیہ آخر میں ان اور ین کا اضافہ کرنے سے بنتا ہے،اب وضاحت کی جاسکتی ہے کہ ان کب اور ین کب استعمال ہوگا،مختصر وضاحت یوں کی جاسکتی ہے کہ اگر تثنیہ کا لفظ مرفوع یا مجرور ہے تو ان کے ساتھ ہوگا مثلاً رَجُلَانِ ،اگر مفتوح یا مجرور ہے توین کے ساتھ یعنی رَجُلَيْنِ آپ لکھیں گے بِرَجُلَيْنِ جو ب کی وجہ سے مجرور ہے۔

اسی طرح جمع مذکر کے بارے میں بتلایا تھا کہ واحد کے الفاظ کے آخر میں ون یا ین لگا دیں ،مزید تشریح یہ ہے کہ اگر جمع کا لفظ مرفوع ہے تو ون ،اگر مفتوح یا مجرور ہے تو ین کے ساتھ ہوگا۔میرے تجربہ کے مطابق اسی مختصر وضاحت یا علامت اِعراب کو آگے چلا کر إنَّ وأخواتها وكان وأخو اتها وليس و لا نافية للجنس وغیرہ اسی طرح مسند اور خبر، فاعل ومفعول کے اعراب کی پریکٹس کروائی جاسکتی ہے۔

مفرد الفاظ کا اعراب تو واضح ہوتا ہے۔تثنیہ وجمع کی بابت اس مختصر بات سے اور اس کی مناسب پریکٹس اور تطبیق سے طویل نظری تشریحات سے بچا جاسکتا ہے۔ افعال اور اسما کی شناخت کے حوالہ سے یہ علامت بھی بتائی جاسکتی ہے کہ ال اور تنوین ہمیشہ اسموں پر استعمال ہوتے ہیں۔ اس کے بعد بنیادی ضرورتوں کے حوالہ سے صرف ذخیرۂ الفاظ اخذ وجمع کرنے کا کام باقی رہ جاتا ہے جو طالب علموں نے خود کرنا ہے۔ اس مرحلہ پر آپ ترجمہ کا کام بھی روزمرہ کے چھوٹے چھوٹے آسان جملوں کے ساتھ شروع کرا سکتے ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ عربی الفاظ وجملوں میں ساخت سمجھنے یا سمجھانے کے حوالہ سے مذکورہ باتیں کافی ہیں۔ جب طالب علم چلنے کے مرحلے میں آجائیں تو نازک موضوعات بھی چھیڑے جاسکتے ہیں۔

ہمارے نبی علیہ السلام کی ہمیں تلقین ہے، يَسِّرُوْا وَلا تُعَسِّرُوْا مگر ہم نے نہ جانے کسی سوچ کے پیش نظر تعلیم عربی کے میدان میں مشکلات کو دعوت دی رکھی ہے اور اُنہیں مبتدی طلاب کا دردِ سر بنا رکھا ہے۔اب کوئی بتلائے کہ شرح مائة عامل میں موضوع کے اعتبار سے کتنی آسان باتیں ہیں لیکن ہمارا طریق تدریس کیا ہے؟ ترکیب کا سلسلہ تو ایک مشق تھی جسے ہم نے مقصد بنا لیا، اسی طرح کافیہ کا نفس مضمون سادہ پڑھا جائے، لفظی ومنطقی باریکیوں کی خاردار جھاڑیوں میں اُلجھنے کی کیا ضرورت ہے؟ آخری نصیحت یہ ہے کہ کتبِ نحو وصرف کی

www.KitaboSunnat.com

پرانی مثالوں کو چھوڑ کر قرآن پاک سے مثالیں جمع کریں، یہ کام نہایت آسان ہے۔اور قرآن کریم سے ہر مثال مل جاتی ہے اور اس کی برکت سے آسانی بھی ہوگی۔ان شاء اللہ

ذخیرۂ الفاظ کے لئے جس طرح انگریزی کی کتب میں فارموں کے عنوان سے ایک طویل لسٹ ہوتی ہے go, went, gone اسی طرح آپ بھی افعال کی ایک فہرست دے سکتے ہیں۔آپ صرف ھو کا صیغہ مع معنی لکھیں اور یاد دہانی کرائیں کہ اس ایک لفظ سے کم از کم ۴۷ الفاظ بنائے جاسکتے ہیں۔اسی لئے میرا خیال ہے کہ عربی انگریزی کی نسبت آسان ہے۔ الفاظ کی فہرست ملاحظہ ہو:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
عَلِم	جاننا	ذَھَبَ	جانا
سَمِعَ	سننا	سَافَرَ	سفر کرنا
نَظَرَ	دیکھنا	جَلَسَ	بیٹھنا
کَتَبَ	لکھنا	قَامَ	کھڑا ہونا
أَکَلَ	کھانا	أَنفَقَ	خرچ کرنا
شَرِبَ	پینا		

شادی بیاہ کے سلسلے میں رابطہ ؟

مسجد رحمانیہ اہل حدیث، پونچھ روڈ، لاہور میں شادی بیاہ کے سلسلے میں مولانا محمد عبداللہ صاحب سے رابطہ کرنے کے لئے محدث ستمبر ۲۰۰۴ء میں ایک اشتہار شائع ہوا تھا۔ چونکہ یہ اشتہار مسجد انتظامیہ کی اطلاع کے بغیر شائع کروایا گیا ہے، اس لئے قارئین یہاں رابطہ کرنے سے گریز کریں۔ شکریہ!

(مولانا عبدالقیوم: صدر انتظامیہ مسجد ہذا)

www.KitaboSunnat.com